



## سوال

اس حدیث کا معنی کہ قل هو اللہ احد قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔

## جواب

المحدث

اول:

یہ وہ کچھ احادیث ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سورۃ اخلاص کی فضیلت میں ثابت ہیں اور ان میں اس بات کا ذکر ہے کہ یہ سورت قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو سنا کہ وہ قل هو اللہ احد کو بار بار پڑھ رہا ہے تو وہ صبح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اس بات کا تذکرہ کیا، گویا کہ انہوں نے اسے قلیل جانا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے لگے (اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک یہ سورۃ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے)۔ صحیح بخاری (6643)۔

الودوداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(کیا تم میں سے کوئی ایک رات میں قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے عاجز ہے؟ تو صحابہ کرام کہنے لگے قرآن کا تیسرا حصہ کس طرح پڑھا جائے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قل هو اللہ احد قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) صحیح مسلم (811)۔

الوحریرہ رضی اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جمع ہو جاؤ کیونکہ میں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا تو جمع ہو اوہ ہو گیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور قل هو اللہ احد پڑھی اور پھر چلے گئے، تو ہم ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی بنا پر آپ اندر چلے گئے ہیں، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تم پر قرآن کا تیسرا حصہ پڑھوں گا خبردار بیشک یہ قرآن کے تیسرے حصہ کے برابر ہے) صحیح مسلم (812)۔

دوم:

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فضل بڑا وسیع ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اس امت پر بڑا فضل و کرم کیا ہے کہ اس کی عمر کم ہونے کے عوض چھوٹے چھوٹے کاموں پر بہت ہی زیادہ اجر و ثواب رکھا ہے، اور اس بات پر تعجب ہے کہ کچھ لوگ خیر اور بھلائی کے کام زیادہ کرنے کی حرص رکھیں وہ اس کے بدلہ میں سستی اور اطاعت میں کمالی کا شکار ہو گئے ہیں، یا پھر وہ اس اجر و ثواب پر تعجب کرتے اور اسے بعید سمجھتے ہیں۔

اور حدیث کے معنی کے متعلق یہ ہے کہ:

جزاء یعنی بدلہ اور اجزاء (یعنی کسی دوسرے سے کافی ہو جائے) میں فرق ہے اور یہی وہ چیز ہے جس میں سائل فرق نہیں کر سکا اور اشکال میں پڑھ گیا ہے۔



جزاء اس اجر اور ثواب کو کہا جاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت کے بدلہ میں دیتا ہے۔

اور اجزاء یہ ہے کہ وہ چیز جو کسی دوسری چیز کی جگہ لے اور اس سے کفایت کر جائے۔

تو قل ہو اللہ احد پڑھنے کی جہاں اور بدلہ ثلاث قرآن پڑھنے کے برابر ہے یہ نہیں کہ یہ قرآن کا تیسرا حصہ پڑھنے سے کفایت کرے گا۔

مثلاً اگر کوئی یہ نذر مانے کہ وہ قرآن کا تیسرا حصہ پڑھے گا تو اس کے لئے قل ہو اللہ احد پڑھنا کافی نہیں کیونکہ یہ اجر و ثواب میں ثلاث قرآن کے برابر ہے، نہ کہ ثلاث قرآن کے پڑھنے میں یہ کافی ہوگی۔

اور اسی طرح یہ مثال تین مرتبہ پڑھنے میں بھی ہے، تو جس سے اسے نماز میں تین بار پڑھ لیا تو یہ سورۃ فاتحہ سے کفایت نہیں کرے گی، اس کے باوجود کہ اسے اجر و ثواب مکمل قرآن کریم کا ملے گا، لیکن اس کا یہ معنی نہیں کہ یہ اسے سورۃ فاتحہ کی جگہ پر بھی کافی ہے۔

اور اسی طرح شریعت میں بھی ہے کہ شارع نے حرم کلی میں ایک نماز پڑھنے والے کو ایک لاکھ نماز کا اجر و ثواب دیا ہے، تو کیا اس فضل ربانی سے یہ سمجھنا چاہئے کہ دسیوں سال نماز کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ اس نے ایک نماز حرم کلی میں پڑھ لی ہے جو کہ ایک لاکھ کے برابر ہے؟ تو یہ سب اجر و ثواب میں ہے لیکن کفایت ایک اور چیز ہے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ آج تک کسی اہل علم نے یہ نہیں کہا کہ ہمیں قرآن کریم کی حاجت و ضرورت نہیں اور یہ کہ قل ہو اللہ احد اس سے کافی ہے، اہل علم میں سے صحیح قول تو یہ ہے کہ اس سورۃ کو فضل عظیم حاصل ہے اس لئے کہ قرآن کریم تین اقسام پر نازل ہوا ہے، اس میں سے ثلاث احکام ہیں اور ثلاث وعد اور وعید کے لئے اور ثلاث اسماء و صفات کے لئے ہے۔

اور اس سورۃ میں اسماء و صفات جمع ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے اور اسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے حسن قرار دیا ہے۔ مجموع الفتاویٰ (17/103)۔

اور مسلمان باقی دونوں اوامر یعنی احکام اور وعد اور وعید سے مستغنی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ان کی اسے کتاب اللہ کو دیکھے اور اس میں غور و فکر کیے بغیر ان دونوں کی معرفت ہو سکتی ہے، اور نہ ہی اس آدمی کے لئے جو کہ سورۃ قل ہو اللہ احد پر ہی رہے یہ ممکن ہے کہ وہ ان دونوں اوامر کو جان سکے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ:

اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح اموال کی مختلف جنسیں ہیں یعنی کھانے اور پینے اور رہنے اور نقدی وغیرہ والی جنس تو اسی طرح ثواب کی مختلف جنسیں ہیں، توجہ آدمی کسی مالی جنس کا مالک بن جائے جو کہ مثلاً ہزار دینار کے برابر ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آئے گا کہ اب وہ ساری مالی جنسوں سے بھی کافی ہے، بلکہ اگر اس کے پاس مال جو کہ کھانے کی شکل میں ہے ہو تو اسے لباس اور رہائش کی بھی ضرورت ہوگی، اور اسی طرح اگر اس کے پاس نقدی جنس کے علاوہ کوئی اور ہو تو وہ اس کے علاوہ اور کا بھی محتاج ہوگا، اور اگر اس کے پاس صرف نقدی ہو تو وہ ان ساری انواع کا محتاج ہوگا جو کہ اس کے منافع اور انواع کا محتاج ہے۔

اور سورۃ الفاتحہ میں بہت سے منافع ہیں مثلاً اس میں حمد و ثنا اور دعا ہے انسان جس کا محتاج ہے تو اس کے قائم مقام قل ہو اللہ احد نہیں ہو سکتی، چاہے اس کا اجر ثواب کتنا ہی عظیم ہی ہے تو اس اجر عظیم سے اس کا پڑھنے والا سورۃ فاتحہ کے اجر کے ساتھ اس سے بھی مستفید ہوگا، تو لہذا اگر کسی نے نماز میں سورۃ فاتحہ کے بغیر صرف قل ہو اللہ احد پڑھی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ اس نے مکمل قرآن پڑھا لیکن فاتحہ نہیں پڑھی تو اس کی نماز صحیح نہیں ہوگی، اس لئے کہ فاتحہ کے معانی میں ایسی حوائج اصلہ ہیں جس کے بغیر بندوں کا کوئی چارہ ہی نہیں۔



مجموع الفتاویٰ (131/17)۔

ابن تیمہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے کہ :

قرآن کریم میں جو امر و نواہی اور قصص ہیں لوگ اس کے محتاج ہیں، اگرچہ توحید اس سے بھی زیادہ بڑی اور عظیم چیز ہے، تو جب انسان جن افعال سے اسے روکا گیا اور جس کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کی معرفت کا محتاج ہے اور اسے چاہئے کہ وہ قصص اور وعد و وعید سے عبرت حاصل کرے، تو یہ سب کسی اور چیز کی جگہ نہیں لے سکتے، اس لئے توحید ان کی جگہ اور قصص امر اور نہی کی جگہ نہیں لے سکتے، اور نہ ہی امر اور نہی قصص کی جگہ لے سکتے ہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بھی نازل فرمایا ہے اس سے لوگ نفع مند ہو رہے اور اس کے محتاج ہیں۔

تو اگر انسان قیل و حالہ پڑھے تو اسے ثلث قرآن کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن اس سے یہ ضروری نہیں کہ یہ اجر و ثواب اسی جنس سے ہو جو کہ باقی قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے، بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ امر و نہی اور قصص سے وہ ثواب حاصل کرنے کا محتاج ہو تو قیل و حالہ اس کی جگہ اور یہ اس کی جگہ نہیں لے سکتا۔

پھر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

تو وہ معارف جو کہ مکمل قرآن پڑھنے سے حاصل ہوتے ہیں وہ صرف یہ سورت پڑھنے سے حاصل نہیں ہوں گے، تو ثواب کی اس نوعیت کے اعتبار سے مکمل قرآن پڑھنے والا قیل و حالہ کو تین مرتبہ پڑھنے والے سے افضل ہے، اگرچہ قیل و حالہ تین مرتبہ پڑھنے والے کو بھی اس قدر ہی ثواب حاصل ہوگا لیکن یہ ایک ہی جنس ہے جس میں کوئی انواع نہیں کہ بندہ جن کا محتاج ہو، مثلاً جس کے پاس تین ہزار دینار ہوں اور دوسرے کے پاس کھانا اور لباس اور رہائش اور تین ہزار دینار کے برابر نقدی ہو، تو اس کے پاس وہ کچھ ہے جو سب معاملات میں ان سے نفع مند ہو رہا ہے اور اور وہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس کا محتاج ہے، اگرچہ اس کے پاس بھی اس کر برابر مال ہے۔

اور اسی طرح اگر اس کے پاس اچھی قسم کا کھانا ہو جو کہ تین ہزار دینار کے برابر ہے تو وہ لباس اور رہائش اور دفاع کے لئے اسلحہ اور ادویات وغیرہ کا بھی محتاج ہے جو کہ صرف کھانے سے حاصل نہیں ہو سکتا۔

مجموع الفتاویٰ (139-137/17)۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔